163276 - میت پر رونے اور بین کرنے میں فرق

سوال

کیا آپ فوت شدہ پر رونے اور بین کرنے میں فرق کی وضاحت کر سکتے ہیں، اور کیا آہ و بکاء اور چیخ و پکار اور آواز نکال کر غم و پریشانی اور آنسو بہا کر غم ظاہر کرنا بھی بین کرنے میں شامل ہوتا ہے ؟
یہ معاملہ بہت حیران کن ہے اور میں اس سلسلہ میں وضاحت کی طلبگار ہوں کیونکہ بین کرنا گناہ کا باعث ہے، آپ اس سلسلہ میں وضاحت کریں، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اہل علم کے ہاں بین کا دراومدار بین کرنے والے کی آواز اور کلام پر ہے، اور یہاں کلام سے مراد یہ ہے کہ وہ مرنے والے کے بارہ میں بات کرے اور اس کے اوصاف اور محاسن اپنے بین میں بیان کر رہا ہو، یا پھر عورتیں بین کرتے وقت جو لمبی لمبی آواز نکالتی ہیں وہ مراد ہے، یا پھر چیخ و پکار کرنا جو کہ بین کے وقت معروف ہے.

کچھ فقہاء کا کہنا ہے کہ یہ رونے کے ساتھ شامل ہوتی ہے، لیکن کچھ فقہاء نے رونے کی شرط نہیں لگائی بلکہ مندرجہ بالا بین پر ہی معلق کیا ہے.

صحیح حدیث میں وارد ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ ان کی عیادت کرنے گئے، جب وہاں پہنچے تو انہیں اپنے گھر والوں کے اندر پایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا فوت ہو گئے ہیں ؟

تو عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے، جب لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ وسلم کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم سن نہیں رہے؛ بلا شبہ اللہ سبحانہ و تعالی آنکھ کے آنسو نکلنے اور دل غمگین ہونے سے عذاب نہیں دیتا بلکہ اس سے عذاب دیتا ہے یا پھر رحم کرتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کے طرف اشارہ کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1304) صحیح مسلم حدیث نمبر (924).

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی نے پیغام بھیجا کہ وہ ان کے گھر آئیں اور بتایا کہ ان کا بچہ موت و حیات کی کشمکش میں ہے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام لانےوالے سے کہا: جاؤ اسے جا کر بتاؤ کہ: کہ جو اللہ نے واپس لے لیا وہ بھی اسی کا تھا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے، اور اللہ کے ہاں ہر ایک کا ایک وقت مقرر ہے، اسے کہو کہ وہ صبر کرے اور اجروثواب کی نیت رکھے "

تو وہ پیغام لانے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی آپ کی بیٹی نے قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھے تو آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہم بھی تھے، اور میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا.

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو آپ کو بچہ دیا گیا آپ نے اٹھایا تو اس کی جان نکل رہی تھی گویا کہ جان کسی مشکیزے میں اٹکی ہو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے.

سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رحمدلی اور نرمی و رحمت ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی بھی اپنے رحمدل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1284) صحیح مسلم حدیث نمبر (923).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں:

" اس کا معنی یہ ہوا کہ سعد رضی اللہ تعالی عنہ کا خیال تھا کہ رونے کی ساری اقسام حرام ہیں، حتی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہونا بی حرام ہیں، اور انہوں نے خیال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں، چنانچہ سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلایا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ کو بتایا کہ صرف رونا اور آنکھ سے آنسو جاری ہونا نہ تو مکروہ ہے اور نہ ہی حرام، بلکہ یہ تو رحمت و فضیلت ہے.

بلکہ حرام یہ ہے کہ بلند آواز کے ساتھ آہ و بکاء کی جائے اور بین کیے جائیں " انتہی

واللہ اعلم .